رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؕ

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی معہ ۸ر

سہ ماہی ۱۲ر

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸ر

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۸ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۴ نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۰۸

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ نومبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت ممدوحہ کی طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے۔ یعنی کثرت سے چکر آتے ہیں ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب خاص توجہ سے بارگاہِ رب العزت میں صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں ؛

دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج میاں نظام الدین صاحب جہلمی کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں حضرت میرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ اور بعض دوسرے اصحاب نے شرکت کی۔ اور دعا فرمائی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خشک ہونٹوں کی دعا قابلِ پذیرائی نہیں ہوتی

"نماز جس کے لئے خداوند کریم نے صدہا مرتبہ قرآن شریف میں تاکید فرمائی ہے۔ اور اپنے تقرب کے لئے فرمایا ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ یہ بھی رسم اور عادت کے پیرایہ میں کچھ چیز نہیں ہے اس میں بھی ایسی صورت پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ مصلی اپنی صلوٰۃ کی حالت میں ایک سچا دعا کنندہ ہو سو نماز میں بالخصوص دعائے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں دلی آہوں سے۔ دلی تضرعات سے۔ دلی خضوع سے۔ دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہیئے۔ اور اپنے تئیں ایک مصیبت زدہ اور عاجز اور لاچار سمجھ کر اور حضرت احدیت کو قادر مطلق اور رحیم کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ اس جناب میں خشک ہونٹوں کی دعا قابل پذیرائی نہیں۔ فیضانِ سماوی کے لئے سخت بے قراری اور جوش و گریہ و زاری شرط ہے۔ نیز استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دل کو ماسوی اللہ کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہیئے۔ کسی کا حسد اور عناد دل میں نہ رہے۔ بیداری بھی پاک باطنی کے ساتھ ہو۔ اور خواب بھی بے مغز باتیں سب فضول ہیں۔ اور جو عمل روح کی روشنی سے نہیں۔ وہ تاریکی اور ظلمت ہے۔ خذوا التوحید والتفرید والتمجید وموتوا قبل ان تموتوا" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۴)

وصیتیں

نمبر ۴۶۳۴:- منکہ مستری غلام محمد ولد غلام رسول صاحب قوم درک پیشہ دوکاندار عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ ریلیف فنڈ کوئٹہ سے مبلغ -/۴۰۰ روپیہ قرض حسنہ لے کر دوکان ٹرنک سازی کھولی ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی -/۲۵ روپیہ ہے میں بقائمی ہوش و حواس وصیت کرتا ہوں کہ اپنی جائداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ بہشتی مقبرہ کو ادا کرتا رہوں گا اور میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:- غلام محمد موصی

گواہ شد:- محمد الدین پنشنر ویٹرنری انسپکٹر محلہ ریتی چھلہ قادیان بقلم خود

گواہ شد:- نور الدین احمدی تاجر صدر مسجد محلہ ریتی چھلہ قادیان ۱۳/۱۰/۳۶

نمبر ۴۶۳۸:- منکہ عبد الرحیم ولد محمد بخش صاحب مرحوم قوم بھنگو جٹ پیشہ باورچی عمر باسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک خام مکان قیمتی تین صد -/۳۰۰ روپیہ جو کہ چار مرلہ میں ہے۔ جس کی حدود یہ ہیں۔ مغرب شارع عام مشرق مکان عبد العزیز باورچی شمال برکت علی ولد بھو حجام۔ جنوب مکان خیر الدین و فرید بخش حجام ڈیوڑھی اور صحن مشترکہ مابین فرید بخش و خیر الدین ہے لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ معہ ۱۷ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط مورخہ ۱۰/۴/۳۶

العبد:- نشان انگوٹھہ عبد الرحیم موصی

گواہ شد:- حکیم عطا محمد بقلم خود

گواہ شد:- سراج الدین خادم مسجد اقصیٰ مصدقان وارثان جائداد مذکورہ فرید بخش بقلم خود۔ خیر الدین بقلم خود۔

نمبر ۴۵۷۲:- منکہ احمدہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ خانہ داری عمر تخمیناً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چھور کا ہلواں ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اول میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ منقولہ دو جوڑی کانٹے قیمتی مبلغ -/۲۰ روپیہ ایک عدد نیکلس قیمتی مبلغ -/۷۵ روپیہ۔ چھ عدد چوڑی قیمتی مبلغ -/۱۵۰ روپیہ۔ کل میزان -/۲۴۵ روپیہ۔ میں اپنا حق مہر اس وصیت سے پہلے ہی وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔ غیر منقولہ (۱) اراضی تعدادی تیس ایکڑ واقعہ موضع کوٹلی کوروٹالہ تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ از قسم نہری و بارانی قیمتی اندازاً مبلغ پانچ ہزار روپیہ (۲) اراضی تعدادی ۸ کنال برائے تعمیر مکان واقعہ محلہ دارالانوار قادیان قیمتی مبلغ تین ہزار -/۳۰۰۰ روپیہ کل میزان -/۸۰۰۰ روپیہ۔ میزان معہ منقولہ جائداد مبلغ -/۸۲۴۵ روپیہ

دوم۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے پر اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سوم اگر میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی چہارم اگر زر وصیت میں سے کوئی حصہ میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ میری وصیت سے منہا کیا جاویگا۔

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آب پاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:- مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

Digitized by Khilafat Library

تعارف

ہومیو پیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے کشتہ جات اور انجکشن کے بد اثرات اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کفایت شعاری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے۔ انشاء اللہ آپ بھی تعریف کریں گے۔

ایم۔ ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنے ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ ہے عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

باجلاس خان جان محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ایبٹ آباد

محمد محب خان ولد حسین خان پٹھان ساکن لنگرہ تحصیل ایبٹ آباد

بنام

شیخ احمد۔ میر احمد پسران شیر۔ عبدالعزیز ولد محمد عالم ساکنان مہمدا داخلی لنگرہ میر افضل خان۔ ہدائت محمد خان۔ اکرم خان۔ بلند خان پسران حسین خان محمد یوسف خان ولد جانداد خان۔ عطا محمد خان ولد محمود خان۔ سید محمد خان ولد ولائت خان میر خان۔ یعقوب خان پسران میر حسین خان۔ شیر محمد خان۔ فضلداد خان پسران عبداللہ خان۔ نجف خان ولد سعد اللہ خان ساکنان لنگرہ

دعوے دلا پانے مبلغ للعہ بقایا لگان زر خریف ۱۹۳۵ء تا ربیع ۱۹۳۶ء بابت اراضی کھاتہ ۴۸۱/۱۱۴۰ خسرہ ۲۲۵۱ صہ ۸ کہ واقعہ لنگرہ

ہرگاہ کہ بیان مدعی سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ لہذا ان کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۲۰/۱۱/۳۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۲۹/۱۰/۳۶

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم ایبٹ آباد (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library

باجلاس خان جان محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ایبٹ آباد ہزارہ

یوسف خان ولد خواص خان قوم پٹھان ساکن بانڈی عطا محمد خان تحصیل ایبٹ آباد

بنام

میر عالم ولد محمد۔ گلزمان ولد کامل دین۔ سید احمد۔ سید علی پسران جیون دھیکار واسو جودھا۔ مول چند پسران رام بھج قوم کھتری سکنہ حویلیاں۔ سید عالم ولد بہادر ساکن پھولانوالی دوست محمد خان ولد عبداللہ خان کسیل داخلی پھولانوالی۔ مدعا علیہ ۳ کنسٹیبل پولیس تھانہ تبریلہ

دعوے دلا پانے روپیہ بابت پیداوار بٹائی پنجدوائی اراضی کھاتہ ۲۳/۱۵۷، ۲۳/۱۵۸ خسرہ ۱۰۵۷/۲۳۷/۳ و ۴۰۴ تعدادی للعہ واقعہ رقبہ پھولانوالی مندرجہ جزو انتخاب بابت ربیع ۱۹۳۳ء لغایت خریف ۱۹۳۵ء تحت دفعہ ۷ شق رہن دھیکار

بمقدمہ صدر بیان مدعی سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اور ان پر معمولی طور پر تعمیل سمن ہونے مشکل ہیں۔ لہذا مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۱۶/۱۱/۳۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی ۲۶/۱۰/۳۶

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ایبٹ آباد (مہر عدالت)

ضرورت رشتہ ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جنکی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت م معرفت منیجر صاحب الفضل ہو۔

محافظ جنین

رجسٹرڈ

حب اٹھرا

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز۔ پیلے دست قے پیچش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

خواتین مشرق کیلئے ایک تحفہ جمیل!

نادر ترین آرٹ کا

جدید کشیدہ کاری

مرقع بہار آفرین

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بیچین رہتی ہیں اُن کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید کشیدہ کاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے انگلش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے رومالوں، میز پوشوں، پلنگ کی چادروں، دروازوں اور انگیٹھیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، اور تکیوں کے غلافوں، زنانہ فینسی قمیضوں، بچوں کے فراکوں اور ببوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ مختلف قسم کے انگریزی حروف تہجی، مونوگرام، ہندی اور گورمکھی کے حروف، مختلف قسم کے سات رنگوں میں آرٹ پیپر پر بہترین بلاک، یہ وہ خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی، آج ہی ایک جلد طلب فرمائیے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library

لنڈن یکم نومبر۔ عراق میں قوت کے مظاہرے کے نتیجہ میں جو حکومت قائم ہوئی ہے وہ فوجی ڈکٹیٹر شپ کے مترادف ہوگی۔ فوجوں میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ وزیر اعظم جنرل یٰسین ہاشمی کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ ایک ایسی حکومت قائم کی جائے جو فوجی عناصر کے سامنے سر نیاز خم رکھے فوجی طیاروں نے انتباہ کے طور پر بغداد میں چار بم پھینکے۔ اس یورش کے چند گھنٹے بعد جنرل یٰسین ہاشمی کے استعفیٰ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور شاہ غازی نے حکمت سلیمان کو وزیر اعظم مقرر کر دیا۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بغداد کی اس صورت حالات کے پیش نظر فلسطین اور قاہرہ میں چار برطانی دستے تیار و آمادہ رکھے گئے ہیں مبصرین کا خیال ہے کہ مشرق اقصیٰ کی پیدا شدہ انتہائی صورت حالات نے موجودہ حالات پیدا کئے ہیں۔

قاہرہ یکم نومبر۔ آج عراقی فوج نے جنرل جعفر پاشا العسکری وزیر حربیہ کو قتل کر دیا۔ اور بغداد سے آمدہ ایک تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنرل یٰسین ہاشمی کے کابینہ کے ارکان پبلک مفاد کے پیش نظر عراق سے فرار اختیار کر چکے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ وہ شام چلے گئے ہیں۔ دمشق کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ جنرل یٰسین ہاشمی دمشق میں پہنچ گئے ہیں۔

پٹیالہ یکم نومبر۔ افواہ سننے میں آرہی ہے کہ پٹیالہ کا وزیر اعظم کسی انگریز کو مقرر کیا جائے گا۔ اور اسے خاص اختیارات دیدئے جائینگے۔

لاہور یکم نومبر۔ قریباً نصف درجن اسلامی انجمنیں گورنر پنجاب کو اس مطلب کے تار بھیج چکی ہیں۔ کہ لاہور میونسپلٹی کی اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر شپ سے لالہ شنکر داس لوتھڑا کو الگ کر دیا جائے۔

لاہور یکم نومبر۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی نے اعلان کیا ہے کہ خیبر ریلوے میں زبردست بارش کی وجہ سے شاہ گئی اور لنڈی کوتل سیکشن میں کئی جگہ سے لائن ٹوٹ گئی ہے اس لئے غالباً ۶ نومبر تک یہ سیکشن ہر قسم کے ٹریفک کے لئے بند رہے گا۔

مدراس یکم نومبر جنوبی ہند میں جو ہلاکت آفرین طوفان آیا ہے اس سے جائداد اور فصلوں کو بے حد نقصان پہنچا ہے اور ۱۷۴ انسانی جانیں تلف ہوگئی ہیں تھماسموڈرم کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ تمباکو کے ایک گودام گرنے کی وجہ سے ۱۰۰ آدمی ہلاک ہوگئے۔ کیرالا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ طوفان کے نتیجہ میں ۶۲ آدمی ہلاک ہوگئے۔

لاہور یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور میونسپلٹی کے چند ممبر اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ کہ کیا گورنمنٹ کو اس امر کا اختیار حاصل تھا۔ کہ وہ میونسپلٹی کو توڑ دیتی۔ نیز اس بات پر بھی غور ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے

کلکتہ یکم نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق جو کلکتہ آرہے ہیں۔ گورنمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ان کی تقریر پر پابندیاں عاید کر دی جائیں۔

برلن یکم نومبر۔ مولینی کے داماد نے جو اٹلی کا وزیر جنگ ہے۔ ہر ہٹلر سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اپنی نوآبادیات کو واپس لینے کے لئے عنقریب اعلان جنگ کرنے والا ہے۔ اٹلی اس سلسلہ میں اس کا ساتھ دیگا اور جنگ کے شروع ہونے کی صورت میں جرمنی کے دوش بدوش رہ کر مصروف پیکار ہوگا۔

لزبن یکم نومبر۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ باغیوں نے دوبارہ میڈرڈ کی جانب پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اور تین مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ باغیوں کے ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہسپانیہ کے تمام وزراء بارسیلونا چلے گئے ہیں صرف وزیر اعظم میڈرڈ میں ہے جو فوجوں کی بھرتی میں مصروف ہے۔

لاہور یکم نومبر۔ پنجاب میں گذشتہ سال کے واقعات کے متعلق جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات میں ضلع فیروزپور دوسرے تمام اضلاع سے سبقت لے گیا ہے۔ اس ضلع میں سال گذشتہ میں ۲۱ فرقہ وار فساد ہوئے۔ حصار میں ۱۸۔ لائل پور میں ۱۴۔ انبالہ اور منٹگمری میں ۱۳ اور لاہور میں ۱۳

لاہور یکم نومبر۔ بعض ہندو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ اتحاد پارٹی نے راؤ بہادر چوہدری چھوٹو رام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صدر بننے کی غرض سے اپنی تین ماہ کی تنخواہ اتحاد پارٹی کو دیں۔ سکرٹری اتحاد پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ یہ خبر سراسر غلط ہے۔ اتحاد پارٹی کی طرف سے اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی۔

میڈرڈ یکم نومبر۔ باغی فوج کے ہوائی جہازوں نے میڈرڈ پر جو ہوائی حملہ کیا۔ اس سے پندرہ سے لے کر ۲۵ اشخاص جن میں ۶ ماہ کا ایک بچہ بھی شامل ہے ہلاک اور صدہا زخمی ہوئے۔ اس ہوائی حملہ سے دو ایمبولینس کاریں تباہ ہوگئیں۔ سکول کے صدہا طلبا پر بم گرائے گئے۔ بہت سے ہلاک شدہ بچوں کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار نے ایک عورت کو ایک دو سال کی لڑکی کو اٹھائے لے جاتے دیکھا۔ وہ لڑکی گو ابھی تک زندہ تھی۔ لیکن اس کا چہرہ نصف اڑ گیا تھا۔

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) جاپان میں تہذیب و تمدن کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے حکومت جاپان نے ۶۴۲۰۰۰ ین خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان سے مسٹر گاندھی اور ٹیگور کو اس کانفرنس میں بلایا جائیگا۔ کانفرنس میں مختلف مذاہب فلسفہ تمدن۔ تہذیب اخلاقیات معاشرت اخبار نویسی وغیرہ امور پر بحث ہوگی۔

امرتسر یکم نومبر بین الاقوامی جہاز رانوں کی مجلس کے ارکان نے آج اپنے اجلاس کو ختم کرنے سے پیشتر فیصلہ کیا کہ انہیں بحر الکاہل کے ہڑتالی جہاز رانوں سے ہمدردی کے طور پر ہڑتال کر دینی چاہئے اس فیصلہ کے پیش نظر یہ خدشہ کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے جہازوں کی آمد و رفت بالکل بند ہو جائے گی۔

لنڈن یکم نومبر۔ سر فلپ چیٹوڈ سابق کمانڈر انچیف افواج ہند نے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے موجودہ مسائل کے متعلق اظہار خیال کیا۔ ہندوستان کے ساتھ برطانیہ کے تعلقات کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ یکم اپریل سے برطانوی ہندوستان کے صوبوں کو اپنے معاملات میں کامل اختیار حاصل ہو جائیگا اور بعد میں وائسرائے کو صرف تین چیزوں یعنی دفاع۔ سیاسی اور خارجی امور اور مذہبی معاملات پر اختیار ہوگا۔

ناسک یکم نومبر۔ ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی کانفرنس کے صدر مسٹر ایل بی بھوپٹکار نے کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اسی مہاسبھائی ذہنیت کا اظہار کیا ہے۔ جس کا مظاہرہ ڈاکٹر کرتکوٹی لاہور میں کر چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ کہ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے اور وہ اپنے اقتدار اور تسلط میں کسی قسم کی کمی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

نیویارک یکم نومبر۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ یورپ جنگ کی چوکھٹ پر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جنگ نہ ہو لیکن ہم اپنے ساحلوں کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے ملک کی اندرونی بے چینی کو دور کرتے رہیں گے۔

لنڈن یکم دسمبر ۱۹۳۶ء سے برطانوی فوج کی بھرتی کے معیار میں معتد بہ کمی عمل میں لائی جائے گی۔ چنانچہ بھرتی ہونے والوں کے لئے دانتوں کا معمولی نقص اور پاؤں کی چوڑائی معیوب قرار نہیں دی جائے گی۔ یہ اقدامات اس لئے عمل میں لائے جا رہے ہیں کہ فوجی خدمت کو زیادہ مقبول بنایا جائے۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں میاں نور اللہ کے سوال کے جواب میں سر ڈانلڈ بائڈ ممبر خزانہ نے کہا کہ جہاں جہاں کسی آنریری مجسٹریٹ نے پنجاب اسمبلی میں کھڑا ہونیکا فیصلہ کیا ہے وہاں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ ان مجسٹریٹوں کی عدالتوں سے تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد (۳۰ اکتوبر) بذریعہ ڈاک :-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع اپنے جملہ خدام کنجیجی سٹیشن (جودھپور ریلوے) سے اتر کر بذریعہ موٹر بخیریت ناصر آباد پہونچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چونکہ ابھی تک کوئی مستقل کوارٹر اس جگہ تیار نہیں ہوئے۔ بلکہ کام شروع ہے۔ اس لئے حضور نے انہی نامکمل کوارٹرز میں رہائش اختیار فرمائی۔

حضور کی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کو کھانسی کی تکلیف میں افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (نامہ نگار الفضل)

صاحبزادگان مرزا مظفر احمد صاحب و مرزا سعید احمد صاحب کی لنڈن سے روانگی

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادگان مرزا مظفر احمد صاحب بی۔ اے ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور مرزا سعید احمد صاحب بی۔ اے ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب بی۔ اے یکم نومبر کو اٹالین جہاز کانٹے راسو میں ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ جو انشاء اللہ ۱۲ نومبر کو بمبئی اور ۱۴ نومبر کو قادیان پہونچ جائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان عزیزان محترم کو بخیر و عافیت قادیان پہونچائے

احباب نے اپنی ذمہ واری کو کس حد تک پورا کر دیا اگر نہیں تو کیوں؟

Digitized by Khilafat Library

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اجناس خورد و نوش وغیرہ کے لئے ٹنڈر منظور کئے جا رہے ہیں۔ ٹھیکہ داران کو اجناس وغیرہ کے لئے اور دیگر انتظامات جلسہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اسی طرح تعمیر مہمان خانہ کا کام بھی تکمیل پا رہا ہے۔ نمائندگان مشاورت تعمیر مہمان خانہ کے کام کو بچشم خود دیکھ چکے ہیں۔ توسیع مساجد کا کام بھی عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

لیکن جلسہ سالانہ اور تعمیر مہمان خانہ کا کام تو بسرعت جاری ہے۔ اور ان کاموں کے لئے اگر روپیہ مہیا نہ کیا گیا۔ تو مجھے خطرہ ہے۔ ان میں رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے اس دفعہ جلسہ سالانہ و تعمیر مہمان خانہ وغیرہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے شائع کر دی گئی تھی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بیشتر جماعتوں نے جس قدر کہ چاہیئے تھی۔ توجہ نہیں کی۔

اب وقت اس قدر نہیں ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی میں سستی سے کام لیا جائے۔ اگر اب بھی احباب اور جماعتوں نے توجہ نہ فرمائی۔ تو پھر منتظمین جلسہ سالانہ و محکمہ تعمیر کے لئے روپیہ فراہم نہ ہونے کی صورت میں انتظامات میں سخت مشکلات پیدا ہو جائینگی۔ اور مجھے اس چندہ کے متعلق عدم توجہی کرنے والی جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کرنے پڑیں گے۔

لب جماعتوں کو جو چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب احباب اور جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے بہت جلد چندہ بھجوائیں۔ نیز اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ کہ کیوں تاخیر ہوئی ہے۔ تا عند الاستفسار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور آپ کا جواب پیش کیا جا سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ ۸ نومبر ۳۶ء بروز اتوار مقرر ہے۔ اور اس ضمن میں نظارت ہذا کی طرف سے امتحان کے پرچے پریذائڈنگ صاحبان کو روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ جن احباب نے اس امتحان میں شامل ہونے کے لئے درخواستیں بھیجی ہوئی ہیں۔ ان سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ امتحان میں ضرور شامل ہوں گے۔ اور غیر حاضری کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

جلسہ پسرور

انشاء اللہ تعالےٰ پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۷ - ۸ نومبر ۳۶ء کو تبلیغی جلسہ ہوگا۔ یہ جلسہ نہایت ہی اہم ہے۔ ضلع سیالکوٹ کی تمام انجمنوں سے امید ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ افراد اپنے وہاں بھیجکر جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی۔ مرکز سے انشاء اللہ تعالےٰ سلسلہ کے بڑے بڑے عالم تشریف لے جائیں گے۔ جلسہ میں قیام و طعام کا انتظام پسرور کی انجمن کے ذمہ ہے۔ شامل ہونے والے اصحاب بستر ہمراہ لے جائیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی عبد الحکیم کی بیوی بعارضہ سل ودق بیمار ہے۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم اللہ دتا از درگانوالی ضلع سیالکوٹ (۲) خاکسار ایک دوسری اچھی برانچ میں تبدیلی کی کوشش کر رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمود احمد ناصر۔ راولپنڈی (۳) خاکسار کے والد میاں قادر بخش صاحب کوئی دن سے سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرؤف ملتان شہر۔ (۴) میرا بچہ محمود احمد یکم اکتوبر سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا نہیں نرینہ اولاد بھی دے۔ خاکسار عبد الرحمن مودی خانہ قادیان۔

ولادت میرے بھائی غلام محی الدین صاحب مرحوم کے ہاں ۳۰ اکتوبر کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا کریں۔ خدا نہیں نرینہ اولاد بھی دے۔ خاکسار عبد الرحمن مودی خانہ قادیان۔

196

الفضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ شعبان ۱۳۵۵ھ

مسلمانوں کو اسلام کی دینی و دنیوی برکتوں سے کون آگاہ کرے؟

Digitized by Khilafat Library

یہ ایک حقیقت ہے ناقابلِ انکار حقیقت کہ مسلمانوں کی ذلت و ادبار کی ایک بہت بڑی وجہ وہ لوگ ہیں۔ جو علماء کہلاتے۔ اور دین و دُنیا کے راہ نما ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن دراصل نہ انہیں دین اسلام سے کوئی واسطہ ہے۔ اور نہ دُنیا کے معاملات میں کامیابی حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں ان کے مدنظر صرف اپنے مفادات ہوتے ہیں۔ جن کی خاطر وہ معیوب سے معیوب، اور شرمناک سے شرمناک حرکات کے ارتکاب سے بھی باز نہیں رہتے۔ اور ان کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ عوام کو جہالت اور توہم پرستی کے گڑھے میں گرائے رکھیں۔ تاکہ وہ ان کے قابو میں رہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں "علماء" نے نفع و نقصان کے متعلق سوچنے اور غور کرنے کے قابل ہی نہیں رہنے دیا۔ روز بروز تنزل میں بڑھتے جارہے ہیں۔ اور اس سرعت سے بڑھتے جارہے ہیں۔ کہ روکنے والوں کی انتہائی چیخ و پکار اور شور و غوغا کا بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

یہ ہم نہیں کہہ رہے۔ بلکہ وہی لوگ کہہ رہے ہیں۔ جو "علماء" کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ اور جو ان کے پنجہ سے اپنی مخلصی کی کوئی صورت نہیں پاتے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" لکھتا ہے:۔

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے راستہ میں سب سے بڑی روکاوٹ ان نام نہاد پیروں اور مولویوں کی شرمناک جہالت۔ عیاری اور نفس پرستی ہے۔ جو عامۂ مسلمین کی سادہ لوحی اور توہم پرستی سے فائدہ اٹھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اس قسم کے عالم نما عیار یا ٹھگ ہندوستان کے تمام حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان عیاروں اور ٹھگوں کی سرگرمیوں کو اگر تفصیل کے ساتھ قلمبند کیا جائے۔ تو ان سے کئی ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ ان کا وجود اسلام کی روشن پیشانی پر ایک کلنک کا ٹیکا ہے۔ بدقسمتی یہ ہے۔ کہ اسلامی جرائد میں عالم نما عیاروں اور ٹھگوں کے خلاف جس قدر مضامین شائع ہوتے ہیں ان سے ان کی سرگرمیوں کا مطلق ازالہ نہیں ہوتا۔"

دونوں باتیں بالکل صحیح ہیں۔ ایک طرف جہاں علماء کہلانے والوں کی شرمناک سرگرمیاں اس قدر بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ اگر انہیں قلمبند کیا جائے۔ تو کئی ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں۔ وہاں عام مسلمانوں کی عقل و سمجھ پر بھی ایسے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ نہ تو وہ خود سوچتے سمجھتے ہیں۔ اور نہ کسی کے سمجھانے سے کچھ سمجھتے ہیں۔ اس کا جو انجام ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ "زمیندار" کے نزدیک اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی تبلیغی انجمنیں عوام کو ایک دلنشین اور سادہ پیرایہ میں اسلام کی تعلیم اور اس کی دینی و دنیوی برکتوں سے آگاہ کرنے کے لئے ایک زبردست اور منظم کوشش سے کام لیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب تبلیغی انجمنوں کی باگ ڈور انہی علماء کے ہاتھ میں ہو۔ جو شرمناک جہالت۔ عیاری اور نفس پرستی میں مبتلا ہیں۔ تو پھر دلنشین اور سادہ پیرایہ میں اسلام کی تعلیم اور اس کی دینی و دنیوی برکتوں سے کون آگاہ کرے۔ ایک طرف علماء کی عبرتناک حالت کی نوحہ خوانی اور دوسری طرف انہی سے اسلام کی حقیقی تعلیم حاصل کرنے کی توقع بالکل متضاد باتیں ہیں۔

مخبر صادق سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت ضروری تھا۔ کہ اس آخری زمانہ میں علماء کی یہی حالت ہوتی۔ جو اب ہو چکی ہے۔ مگر اس حالت کے ازالہ کے متعلق آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ علماء نہ صرف عوام کی بلکہ دوسرے علماء کی بھی اصلاح کریں گے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود ایک ایسے انسان کو مبعوث کریگا۔ جو اسلام کو اپنی شکل میں قائم کریگا۔ اور ایمان کو ثریا سے واپس لائیگا اب جبکہ یہ امر مسلمہ حقیقت بن چکا ہے کہ علماء خود بگڑ چکے اور دوسرے مسلمانوں کے بگاڑ کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں تو ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی مسعود کو بھی مبعوث کرے اور عقل و فکر کا یہی تقاضا ہے۔ کہ مسلمان نہایت سرگرمی سے اس کی تلاش کریں۔ ورنہ کہنا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو گمراہ کرنے والے علماء تو بے شمار پیدا کر دیئے۔ مگر ان کی ہدایت کے لئے ایک ایسا انسان بھی مبعوث نہ کیا۔ کیا کسی مسلمان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات آسکتی ہے۔ اگر نہیں۔ تو اٹھو۔ اور تلاش کرو اس برگزیدہ انسان کو۔ جس کے سوا کسی نے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ اور جس نے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دوسری اقوام کے حق پسند لوگوں کو بھی اسلام کی سادہ تعلیم اور اس کی دینی و دنیوی برکتوں سے اس عمدگی کے ساتھ آگاہ کیا ہے۔ کہ جس کی مثال سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عہد میں ہی مل سکتی ہے۔

احرار کی احراریت

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے گذشتہ اجلاس میں جب گورنر پنجاب کا پیغام پڑھا گیا۔ تو تمام ممبران احترام کے طور پر کھڑے ہو گئے۔ لیکن چودھری افضل حق اور مسٹر مظہر علی اظہر بیٹھے رہے۔

غالباً احراریت کا یہ مظاہرہ اسی سلسلہ میں کیا گیا ہے۔ جس میں احرار نے ہندوستان کی کامل آزادی کو حال میں اپنا مقصد اور مدعا ظاہر کیا ہے۔ یعنی عوام پر یہ ظاہر کرنا کہ احرار نہ تو موجودہ حکومت کی کسی سابقہ روایت کی کوئی پروا کرتے ہیں۔ اور نہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت قائم رہے۔ لیکن اس بارے میں وہی حرکات کی جارہی ہیں۔ جن کے متعلق احرار کو یقین ہے۔ کہ وہ قانون کی گرفت میں نہیں آئیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی حریت پسند ہیں۔ کہ موجودہ حکومت کی انہیں کوئی پروا نہیں۔ تو اس کے مروجہ قوانین کی خلاف ورزی کیوں نہیں کرتے۔ اور کیوں کامل آزادی حاصل کرنے کے لئے وہ طریق اختیار نہیں کرتے۔ جو گاندھی جی نے اختیار کیا تھا۔

پنجاب گزٹ کا اردو ایڈیشن

حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری گزٹ کا جو اردو ایڈیشن شائع ہوا کرتا تھا وہ بند کر دیا گیا ہے جو اردو دان طبقہ کے لئے یقیناً تکلیف کا باعث ہوگا۔ کیونکہ وہ بہت سے ضروری اعلانات سے بروقت

نماز کے متعلق ضروری مسائل

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

Digitized by Khilafat Library

۱۷- لمبی یا چھوٹی نماز

شریعت نے نماز کی لمبائی کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ جس سے ہم لمبی۔ یا چھوٹی نماز کو ناپ سکیں۔ لیکن امام کے لیے حکم ہے۔ کہ وہ لمبی نماز نہ پڑھائے:۔

اس مسئلہ کے متعلق عموماً لوگ پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ وہ کیا معیار ہے۔ جس سے ہم معلوم کر سکیں۔ کہ امام کو اتنی لمبی یا اتنی مختصر نماز پڑھانی چاہیئے۔

اس کے جواب میں تین حدیثیں میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تینوں حدیثیں بحیثیت مجموعی اس سوال کا جواب ہیں

(۱) حضورؐ نے معاذ نام صحابی سے فرمایا۔ کہ تو ہلکی نماز پڑھایا کر۔ کیونکہ تیرے پیچھے کمزور۔ بوڑھے۔ بیمار۔ اور کام کاج والے لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں۔

(۲) معاذ کے مقتدیوں میں سے صرف ایک نے نماز کے لمبا ہونے کی شکایت کی تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود صرف ایک شخص کی شکایت کے معاذ پر اس قدر ناراض ہوئے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ ہم نے حضور کو کبھی ایسا ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ کیونکہ وہ شخص معاذ کی وجہ سے نماز باجماعت کے فریضہ سے محروم ہو چکا تھا:۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو جو اپنی قوم کی مسجد کا امام تھا۔ امامت کے فرائض بجھاتے ہوئے فرمایا:۔ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ۔ یعنی تیرے مقتدیوں میں سے جو سب سے زیادہ کمزور ہو۔ اس کے مطابق نماز پڑھاؤ:۔

ان تین حدیثوں سے معلوم ہوا۔ کہ امام چند مستعد اور مضبوط مقتدیوں کا خیال کر کے نماز نہ پڑھائے۔ بلکہ مسجد میں جو سب سے کمزور ہو۔ اس کے [illegible] نماز پڑھائے:۔

پس معیار یہ ہوا۔ کہ امام کو چاہیئے کہ ہلکی سے ہلکی نماز جو ہو سکتی ہے۔ یعنی جس میں ارکانِ نماز کم سے کم مقدار میں ادا ہوں۔ وہ ادا کرے۔ پس جس مسجد کے چند مقتدی بھی کہیں۔ کہ ہم کو امام کی نماز لمبی معلوم ہوتی ہے۔ تو امام کی غلطی ہوگی۔ کہ اپنی روش کو نہ چھوڑے:۔

میں نے تو "چند" کا لفظ لکھا ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فرمایا۔ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ یعنی سب سے ضعیف کا خیال رکھا جائے مگر بہت افسوس ہے۔ کہ بعض امام اس امر کا خیال نہیں رکھتے۔ اور باوجود لوگوں کے شور و پکار کے پھر بھی اپنی روش کو نہیں چھوڑتے۔ حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس امام سے ناراض ہے۔ جسے اس کے مقتدی امامت کے لئے ناپسند کریں۔

حدیث میں لکھا ہے۔ کہ ایک صحابیؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے کوئی امام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ پوری اور آپ سے زیادہ ہلکی نماز پڑھاتے نہیں دیکھا۔

خاکسار راقم عرض کرتا ہے۔ کہ میں نے بیسیوں نمازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پڑھی ہیں۔ میں قسم کھا کر بغیر مبالغہ کے کہتا ہوں۔ کہ میں نے ساری عمر میں کسی امام کے پیچھے اتنی ہلکی نماز نہیں پڑھی۔ جتنی ہلکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھایا کرتے تھے۔

ممکن ہے۔ کہ یہاں پر کسی صاحب کو سوال پیدا ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود امامت نہیں کراتے تھے۔ بلکہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ امام ہوتے تھے۔ تو عرض ہے۔ کہ حضورؑ اپنی عمر کے آخری سالوں میں جب دوران سر وغیرہ تکالیف کے سبب مغرب عشاء۔ اور فجر گھر پر ہی پڑھنے لگے۔ تو حضورؑ گھر میں عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھایا کرتے تھے۔ کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر۔ اور حضورؑ کے پیچھے اکثر گھر کی مستورات ہوا کرتی تھیں ایسے موقعوں پر میں نے بھی بڑی کثرت سے بالخصوص ۱۹۰۵ء میں کئی ماہ تک باغ میں زلزلہ کے دنوں میں حضورؑ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔ جن میں مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں طرف کھڑا ہوتا۔ اور مستورات پیچھے ہوتی تھیں:۔

یہاں پر ایک بات ضمناً لکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر ایک رکعت میں رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا والی آیات اور دوسری میں سورۂ یوسف کی لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ والی آیات پڑھا کرتے تھے:۔

۱۸- تکیہ پر سجدہ

نماز میں سجدہ تکیہ پر نہیں کرنا چاہیئے یہ عام قانون ہے۔ لیکن بیمار شخص ایسا کر سکتا ہے۔ میں نے بیسیوں مرتبہ دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دورانِ سر کی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھتے تو اس لئے کہ سر بالکل نیچا ہو کر تکلیف نہ ہو۔ ایک یا دو تکیہ رکھ کر اوپر سجدہ کرتے تھے:۔

۱۹- سنتیں

سنتیں جن کے پڑھنے کے بغیر نماز ناقص رہتی ہے۔ اور انسان نہ پڑھ کر گناہ گار ہوتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ نمازِ ظہر سے قبل چار۔ نماز ظہر کے بعد دو۔ نماز مغرب کے بعد دو۔ نماز عشا کے بعد دو۔ نماز فجر سے قبل دو۔ کل بارہ سنتیں ہیں۔ اور کل رکعات جو چوبیس گھنٹوں میں پڑھنا ضروری ہیں اور جن کے پڑھنے کے بغیر انسان گنہگار ہوتا ہے یہ ہیں:۔

(۱)	فرائض	۱۷- رکعات
(۲)	سنتیں	۱۲- "
(۳)	وتر	۳- "
	کل	۳۲- رکعات

۲۰- سفر کی نماز

سفر میں مندرجہ ذیل رکعات ضروری ہیں:۔

(۱)	ظہر	۲- فرض
(۲)	عصر	۲- فرض
(۳)	مغرب	۳- فرض
(۴)	عشاء	۲- فرض ۳- وتر
(۵)	فجر	۲- فرض - ۲- سنتیں

۲۱- وہ اوقات جن میں نماز جائز نہیں

دن میں دو وقت ایسے ہیں۔ جن میں نماز حرام ہے:۔

(۱) نماز عصر کے فرض پڑھ کر سورج ڈوبنے تک:۔

(۲) نماز فجر کی سنتیں اور فرض پڑھ کر سورج نکلنے تک:۔

ہاں نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت ان دو وقتوں میں جائز ہے۔ اور بعض احادیث سے عین دوپہر یعنی زوال شمس سے ذرا قبل بھی نماز منع ہے:۔

۲۲- سورج ڈوبنے اور نکلنے کے اوقات

ایک شخص مثلاً عصر کے وقت سو رہا تھا کہ سورج ڈوبنے کے قریب اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے جلدی سے وضو کیا۔ اب اگر وہ نماز شروع کر کے سورج ڈوبنے سے قبل پوری ایک رکعت پڑھ سکتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ نماز عصر شروع کر دے۔ پھر خواہ سورج ڈوب بھی جائے۔ پڑھتا ہے۔ لیکن اگر وضو کے بعد اس کا اندازہ ہے۔ کہ ایک رکعت پوری کرنے سے قبل سورج ڈوب جائے گا۔ تو نماز شروع نہ کرے۔ بلکہ سورج کے ڈوبنے کا انتظار کرے۔ اور جب سورج ڈوب جائے۔ تب پہلے عصر کی نماز پڑھے۔ اور پھر مغرب کی:۔

اسی طرح ایک شخص کی صبح کے وقت دیر کے بعد آنکھ کھلی۔ وہ وضو کر چکا ہے۔ تو اگر سورج کے نکلنے سے قبل ایک رکعت پڑھ سکتا ہے۔ تو نماز شروع کر دے۔ ورنہ سورج نکلنے پر نماز شروع کرے:۔

ایک شخص کی آنکھ اس وقت کھلی۔ جبکہ سورج نکل آیا تھا۔ تو اسے چاہیئے کہ وضو کر کے پہلے سنتیں پڑھے۔ پھر فرض ادا کرے۔ یعنی بے وقت ہو جانے سے سنتیں ساقط نہیں ہو جاتیں:۔

181

۲۲۔ نمازِ جمعہ کی آخری رکعت میں شامل ہونا

ایک شخص جمعہ میں گیا۔ تو امام دوسری رکعت کے پہلے یا دوسرے سجدہ میں یا تشہد میں تھا۔ یہ شخص تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو گیا۔ اور جب امام نے نماز ختم کر کے سلام پھیرا۔ تو اس مقتدی کو چونکہ ایک پوری رکعت امام کے ساتھ نمازِ جمعہ کی نہیں ملی۔ اس لئے یہ اُٹھ کر بجائے جمعہ کی دو رکعتوں کے ظہر کی چار رکعتیں پڑھے گا۔ لیکن اگر یہ شخص ایسے وقت مسجد میں پہونچتا ہے۔ کہ امام دوسری رکعت میں رکوع سے قبل کے رکن میں ہے۔ اور یہ دوسری رکعت امام کے ساتھ پالیتا ہے۔ تو امام کے سلام پھیرنے پر یہ مقتدی اٹھ کر جمعہ کی نماز کی دوسری رکعت پڑھے گا۔ اور اس کا جمعہ ہوگا۔ نہ کہ ظہر۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ یعنی جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی اُس نے وہ نماز پالی ہے۔ اس لئے جو نماز جمعہ کی ایک رکعت امام کے ساتھ پالیتا ہے۔ اس کا جمعہ ہو گیا۔ اور وہ امام کے سلام پھیرنے پر اٹھ کر دوسری رکعت پڑھے گا

لیکن اگر اسے امام کے ساتھ پوری ایک رکعت نہیں ملی۔ یعنی وہ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد امام کے ساتھ ملا ہے۔ تو وہ امام کے سلام پھیرنے پر اُٹھ کر چار رکعت ظہر کی پڑھے گا۔ اور اس کی ظہر ہوگی۔ نہ کہ جمعہ ؂

۲۳۔ نمازِ مغرب کی آخری رکعت میں شامل ہونا

ایک مقتدی نے امام کے ساتھ نمازِ مغرب کی تیسری رکعت پالی۔ اور جب امام نے سلام پھیرا۔ تو مقتدی کی صرف ایک رکعت ہوئی۔ اب یہ مقتدی امام کے سلام پھیرنے پر اُٹھ کھڑا ہوا۔ تو حنفیوں کے نزدیک جو رکعت یہ امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے۔ وہ اس کی تیسری رکعت ہوئی۔ کیونکہ امام کی وہ تیسری تھی۔ اور اب جو رکعت امام سے جدا ہو کر پڑھنے لگا ہے۔ وہ اس مقتدی کی پہلی ہو گی۔ اس لئے حنفیوں کے نزدیک اب چونکہ یہ رکعت اس کی پہلی رکعت ہے۔ اس لئے دوسرا سجدہ کر کے بجائے تشہد میں بیٹھنے کے کھڑا ہو جائے گا۔ اور پھر ایک اور رکعت پڑھے گا۔ جو اس کی دوسری ہو گی۔ اور اس دوسری رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھے گا۔ اور التحیات ختم کر کے سلام پھیر دے گا ؂

گویا امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس مقتدی نے پہلے تیسری پھر پہلی پھر دوسری رکعت پڑھ کر نماز مغرب ختم کی ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک جو رکعت اس نے امام کے ساتھ پڑھی ہے۔ وہ گو امام کی تیسری تھی۔ مگر اس مقتدی کی پہلی تھی۔ کیونکہ پہلی رکعت اسے کہتے ہیں۔ جس سے پہلے کوئی رکعت نہ پڑھی جائے۔ اور گو امام کی اس سے قبل دو رکعتیں ہو چکی تھیں۔ مگر اس مقتدی نے تو اس رکعت سے پہلے کوئی رکعت پڑھی ہی نہیں۔ اس لئے یہ رکعت مقتدی کی پہلی رکعت ہی ہے۔ اس لئے امام شافعی کے نزدیک جب امام سلام پھیرے گا۔ تو یہ مقتدی اٹھ کر دوسری رکعت پڑھے گا۔ اور چونکہ دوسری رکعت کے بعد تشہد ہوا کرتی ہے اس لئے یہ مقتدی دوسری رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھے گا۔ اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو کر پھر تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے گا ؂

میری اپنی رائے میں امام شافعی صاحب کا مذہب احادیث کے الفاظ کی رُو سے زیادہ درست اور قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے۔ مگر حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فقہ احمدیہ میں یہ لکھا ہے۔ کہ دونوں طرح جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

؂؂ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے ؂

فضل شکر گزار تحریک جدید قادیان

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا قابلِ تعریف ایثار

"مالی تحریک جدید" میں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے معتد بہ جماعتوں نے حصہ لے کر ثواب لیا۔ وہاں اکثر احمدی مستورات نے بھی شامل ہو کر اپنے اخلاص۔ قربانی۔ اور ایثار کا ثبوت پیش کیا ہے۔ چنانچہ قربانی میں پہلا نمبر لجنہ اماء اللہ قادیان کا ہے جس نے پہلے اور دوسرے سال میں تمام جماعتوں سے زیادہ رقم داخل کی ہے۔ ان کی تفصیلی رپورٹ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ پیش کی جائے گی۔ دوسرے نمبر پر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ ہے۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ منٹگمری۔ دہلی۔ اور مزنگ وغیرہ میں اس وقت لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی مختصر رپورٹ پیش کرتا ہوں ؂

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے پہلے سال چندہ تحریک جدید کا وعدہ ۵۰۵ روپیہ کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا۔ جس کو بفضلِ خدا پورا کر دیا اور دوسرے سال سات سو سات روپے کا وعدہ کیا۔ جو بفضلِ خدا ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک ادا ہو چکا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ؂

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی پریذیڈنٹ محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ ہیں۔ جو نہ صرف گرلز سکول سیالکوٹ کو نہایت خوبی سے چلا رہی۔ اور سلسلہ کے دوسرے کاموں میں حصہ لے کر ان کو بطریقِ احسن پورا کر رہی ہیں۔ بلکہ سلسلہ کی مالی خدمات بھی نہایت شاندار طور پر سرانجام دے رہی ہیں ؂

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس جماعت کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری اپنے فرضِ منصبی کو چستی۔ ہوشیاری اور مستعدی سے سرانجام دیتا ہے۔ اور خصوصاً مالی کام میں ہر وقت منہمک ہے۔ وہاں کی جماعتوں کے دوسرے کارکن اور افرادِ جماعت بھی چستی سے کام کرتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مگر جہاں کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری سستی سے کام لیتے ہیں۔ وہ کام کو پیچھے کرتے چلے جاتے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کی جماعت کے عہدہ دار اور افراد جماعت بھی سست ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت چندۂ تحریکِ جدید کے بقائے ایسی ہی جماعتوں کے پائے جاتے ہیں۔ مگر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی پریذیڈنٹ صاحبہ نہ صرف کارکنان کی باقاعدہ نگرانی کرتی رہی ہیں۔ بلکہ جہاں انہوں نے دیکھا۔ کہ چندہ تحریک جدید یا دوسرے چندوں میں سستی ہو رہی ہے۔ وہاں انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے کام کیا۔

پس اس وجہ سے وہ وقت سے پہلے کامیاب ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے۔ اور دوسری بہنوں کے اخلاص اور قربانی کو قبول فرما کر اعلےٰ سے اعلےٰ اجر عطا فرمائے۔ میں ان سب بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ ان کی کارگزاری کی مفصل رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کر دی گئی ہے ؂

اس موقعہ پر دوسری لجنات اماء اللہ سے بھی یہ کہنا مناسب ہے۔ کہ وہ بھی اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اور ماہ نومبر میں جو آخری مہینہ تحریکِ جدید کے چندہ کے ادا کرنے کا ہے۔ اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کریں ؂

اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ماہ نومبر میں تیسرے سال کے لئے اپنے مخلص احباب سے قربانی کا مطالبہ کرنے والے ہیں۔ احباب کو ابھی سے اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب "تیسرے سال" کی قربانی کے لئے ان کے کان میں آواز پہونچے۔ تو فوراً سابقون الاولون میں شامل ہونے کے لئے

Digitized by Khilafat Library

تزکیۂ نفس

قربِ الٰہی کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کے طریق

سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پُر حکمت و پُر معرفت کلماتِ طیبات

پانچ باتیں

(۵)

پانچ باتوں کو یاد رکھنا اور پانچ کو بھولنا

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے۔ کہ وہ پانچ چیزوں سے محبت رکھینگے اور پانچ کو بھلا دینگے۔ (۱) وہ دُنیا سے محبت رکھینگے اور آخرت کو بھول جائینگے (۲) وہ اپنے گھروں سے محبت رکھینگے۔ لیکن قبروں کو بھول جائینگے (۳) وہ مال سے محبت رکھینگے لیکن حساب سے غافل ہو جائینگے۔ (۴) وہ مخلوق سے محبت رکھینگے لیکن خالق کو بھول جائینگے۔ (۵) وہ زندگی سے محبت رکھینگے لیکن موت کو بھول جائینگے۔ وہ مجھ سے بیزار ہیں۔ اور میں ان سے بیزار۔

پانچ چیزوں کی تحقیر کرنیوالے کو خسارہ

۲۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے پانچ چیزوں کی تحقیر کی۔ اس نے پانچ چیزوں میں ہی خسارہ پایا۔ (۱) جس نے علماء کی تحقیر کی اس نے دین میں خسارہ پایا (۲) جس نے امراء کی تحقیر کی۔ اس نے دُنیا میں خسارہ پایا (۳) جس نے ہمسایوں کی تحقیر کی۔ اس نے منافع میں خسارہ پایا۔ (۴) جس نے اقربا کی تحقیر کی اس نے دوستی میں خسارہ پایا (۵) اور جس نے بیوی کی تحقیر کی۔ اس نے آرام میں خسارہ پایا۔

پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو

۳۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) دولت کو تنگدستی سے پہلے (۴) فراغت کو مصروفیت سے پہلے (۵) اور زندگی کو موت سے پہلے۔

فطرت کے مطابق پانچ چیزیں

۴۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ چیزیں فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں (۱) ختنہ کرانا (۲) زیر ناف بال مونڈنا (۳) ناخن ترشوانا (۴) بغلوں کے بال صاف کرانا (۵) مونچھیں کترانا۔

حرم میں مارے جانیوالے جانور

۵۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ جانور ایسے ہیں۔ جن کو حرم میں مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں (۱) چوہا (۲) بچھو (۳) کوّا (۴) چیل (۵) کاٹنے والا کتا۔

پانچ طریق سے مرنیوالے شہید

۶۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ قسم کے لوگ شہید ہیں۔ (۱) وہ شخص جو وبا سے مرے (۲) وہ شخص جو دستوں کی بیماری سے فوت ہو۔ (۳) وہ شخص جو ڈوب کر مرے (۴) وہ شخص جو دیوار یا چھت سے گر کر مرے۔ (۵) وہ شخص جو خدا تعالےٰ کی راہ میں شہید ہو۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

۷۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے (۱) اقرار کرنا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی خدا نہیں اور یہ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

پانچ حق

۸۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر یہ پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار پرسی کرنا (۳) جنازہ کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک مارے تو یرحمک اللہ کہنا۔

راستے کے پانچ حق

۹۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے فرمایا۔ راستوں میں مت بیٹھا کرو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم مجبور ہیں۔ ہماری بیٹھکیں بر سرِ راہ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر راستے کا حق دو۔ انہوں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! راستے کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا (۱) نگاہ نیچی رکھنا (۲) راستہ پر کوئی ایسی چیز نہ ڈالنا جس سے کسی قسم کی تکلیف ہو (۳) سلام کا جواب دینا (۴) اچھی بات کا حکم دینا (۵) بری باتوں سے روکنا۔

پانچ کلمے

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ کون شخص ہے۔ جو مجھ سے چند کلمات سیکھے۔ اور ان پر خود عمل کرے اور ایسے شخص کو سکھلائے۔ جو ان پر عمل کرنے والا ہو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ میں ہوں یا رسول اللہ۔ اس پر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے پانچ کلمے سکھائے۔

پہلا یہ کہ تو اللہ تعالےٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچ۔ تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا۔

دوسرے۔ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ تیرے لئے مقدر کر دیا ہے۔ اس پر تو راضی رہ تو سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائیگا

تیسرے۔ ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ تو صحیح معنوں میں مومن ہو جائے گا۔

چوتھے۔ تو لوگوں کے واسطے وہ چیز پسند کر جو تو اپنی جان کے لئے پسند کرتا ہے۔

پانچویں:۔ بہت مت ہنس۔ کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے۔

روزہ فاسد کرنیوالی پانچ چیزیں

۱۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ چیزوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (۱) جھوٹ سے (۲) غیبت سے (۳) چغلخوری سے (۴) جھوٹی قسم سے (۵) کسی کو بنظرِ شہوت دیکھنے سے

بہشت میں داخل ہونے کی راہ

۱۲۔ ایک اعرابی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور اس نے عرض کی۔ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے نتیجہ میں میں بہشت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا۔ (۱) بھوکوں کو کھانا کھلا۔ (۲) پیاسوں کو پانی پلا۔ (۳) نیک باتوں کا لوگوں کو حکم دے (۴) بری باتوں سے روک (۵) اور اگر تو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو اپنی زبان کو بند رکھ۔ اور بجز نیک بات کے اور کچھ نہ کہہ۔

ایک مفید ماہوار رسالہ

"تعلیم الدین الاسلام" کے نام سے ایک ماہوار رسالہ شائع ہونا شروع ہوا ہے جسکے تین نمبر نکل چکے ہیں۔ یہ رسالہ قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے کیلئے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن کریم کا ترجمہ اسباق کے رنگ میں شائع کیا جاتا ہے۔ پھر حدیث کی مشہور کتاب عمدۃ الاحکام کا ترجمہ اور اس کی تشریح بھی درج کیجارہی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی کتب اور دُرثمین فارسی کا سلیس اردو ترجمہ بھی قسطوار شائع کیا جاتا ہے علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فتوے جو روزوں کے متعلق ہیں۔ وہ بھی درج کئے جارہے ہیں۔ چندہ ڈیڑھ روپیہ سالانہ اور حجم اردو لیٹر۔ ۔۔۔۔۔ کے سائز پر چھپتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجنے سے مفت ملتا ہے۔ منیجر رسالہ تعلیم الدین الاسلام قادیان

Digitized by Khilafat Library

182

اچھوت دھار اور ہندو دھرم

(۲)

اچھوت سے چھونے کی سزا

اچھوتوں کو وید پڑھانے اور اچھوتوں کے ہاتھ کا بھوجن کھانے کے متعلق باقی آریہ سماج اور ہندو دھرم کے گرنتھوں کے جو احکام ہیں وہ میں بیان کر چکا ہوں کہ کس طرح ہندو شاستروں نے اچھوتوں کو وید کے پڑھنے اور سننے سے روکا ہے اب یہ بتاتا ہوں کہ اگر کوئی شودر کے ساتھ چھو جائے تو ہندو دھرم شاستر نے اس کے لئے کیا سزا تجویز کی ہے۔ تاکہ اچھوت بھائیوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ لوگ جو ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ وہ محض دکھاوا ہے۔ ورنہ ہندو دھرم شاستر اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ سزا مقرر کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) "جس برہمن نے درخت پر چڑھ کر پھل کھایا ہے۔ اور اسی وقت درخت کی جڑ کو کسی اچھوت نے چھو لیا تو اس برہمن کو یہ کفارہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ دوسرے برہمنوں کی اجازت سے کر وہ کپڑوں سمیت نہائے اور ایک دن بالکل فاقہ کرے۔ اور اس کے بعد گھی پیئے۔ تب اس چھوت سے پاک ہوگا۔"

(اتری سمرتی شلوک ۱۷۵-۱۷۶)

(۲) "اگر برہمن اور چنڈال ایک درخت پر چڑھ کر اس کے پھل کھائیں۔ تو اس برہمن کا کفارہ یہ ہوگا۔ کہ برہمنوں کی اجازت سے کپڑوں سمیت نہائے۔ اور ایک دن بالکل فاقہ کرے۔ اور اس کے بعد پنچ گویر (گائے کا پیشاب گائے کا گوبر دودھ گھی۔ دہی) پیئے۔ تب اس کی شدھی ہوگی" (شلوک ۱۷۷-۱۷۸)

(۳) "جو شخص اچھوت کے ساتھ چھو جائے وہ آدمی کفارہ ادا کرنے کے لائق ہوتا ہے۔ کفارہ ادا کرنے سے پہلے نہائے ایک دن گائے کا موتر پیئے۔ اور تین دن گائے کا گوبر کھائے"

(شلوک ۲۷۲-۲۷۳)

یہ تعلیم ان لوگوں کی دھرم پستکوں کی ہے۔ جو کہ آج کل اچھوت ادھار کا ڈنکہ بجا رہے ہیں۔ حالانکہ اگر کوئی آدمی غلطی سے کسی اچھوت سے چھو جائے تو اس کی اس قدر سخت سزا ہے۔ کہ دنیا کی کوئی مہذب قوم اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ آریہ صاحبان بھی اس بارے میں راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے ہمخیال ہیں۔ چنانچہ آریہ سماج کے مشہور اپدیشک پنڈت لوکناتھ جی لکھتے ہیں۔

"سوال یہ ہے یدی شدھ وستر دھارن کرنے سے اس بھنگی کی سنگیا (اصلیت) تبدیل ہو جاتی ہے۔ تو چھونے پر وچار کیا جائے۔ اگر شدھ وستر (لباس) دھارن کرنے پر بھی وہ چنڈال ہی رہتا ہے۔ تو اسے چھونا جائز نہیں۔ کیونکہ نشیدھ (امتناع) چنڈال سے چھونے کا ہے۔ نہ کہ اس کے کپڑوں سے چھونے کا۔ جیسے ملین (خراب) وستر پہننے پر برہمن برہمن ہی رہتا ہے۔ اسی پرکار شدھ وستر پہننے پر چنڈال چنڈال ہی رہے گا۔ اور اس سے چھونا ناجائز رہے گا۔"

(پرکاش لاہور ۲۰ اگست ۱۹۲۲ء)

پھر پنڈت وشنو مترجی آریہ اپدیشک لکھتے ہیں:۔

"پرتی واری (فریق مخالف) کہیں گے کہ غلیظ کام کرنے والا اگر نہا دھو کر آئے تو ہمارے ساتھ ملکر کیوں نہ بیٹھے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ایک کوٹھڑی میں صبح کے دس بجے تک برابر آدمی ٹٹی جاتے رہیں اور گیارہ بجے دھلوایا کریں۔ کوئی آدمی اس کوٹھڑی میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح جو آدمی صبح سے لے کر دوپہر تک سینکڑوں گھروں کی ٹٹی صاف کرتے ہیں۔ جن کے تاک اور دماغ میں غلاظت کے پرمانو (ذرات) رسے (ملے) ہوئے ہیں بلکہ جن کے ثریر اور خون تک میں ٹٹی کے ذرات بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ایک دو گھڑا پانی جسم پر ڈال کر کیسے شدھ ہو سکتے ہیں۔ اتنی چھوت چھات کے پرش پاتی سب شاستر بھی ہیں۔ اور سوامی دیانند جی نے بھی اس کو سوپکار کیا ہے۔ چنڈال آدمی کی غلاظت اس قسم کی نہیں ہے کہ صرف ایک دفعہ نہانے اور کپڑے دھونے سے دور ہو جائے۔ کیونکہ ان کا ثریر بھی دُرگندہ سے بنا ہوا ہے۔"

(پرکاش ۴ اگست ۱۹۲۲ء)

پیارے اچھوت بھائیو! ان حوالجات سے اندازہ لگاؤ کہ کیا وہ جاتی جس کے پنڈتوں کے خیالات ایسے ہوں۔ انکے عوام ان سے یہ امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اچھوت کو اپنے ساتھ چھونے دیں گے ہرگز نہیں بلکہ وہ اچھوتوں کے ساتھ وہی سلوک کریں گے۔ جو کہ ان کی دھرم پستکوں سے ان کے پنڈتوں نے بتلایا ہے۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ "مصلحت وقت" کے سبب وہ ابھی اس تعلیم پر عمل نہ کریں لیکن جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تو پھر وہی ہندو ہوں گے اور وہی ان کی تعلیم ہوگی۔ جس کی طرف کہ ہندو شاستر ان کی راہنمائی کر رہے ہیں

اچھوت اور رشتہ ناطہ

بعض سادہ طبع اچھوت بھائی یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہمارا رشتہ ناطہ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے ساتھ ہو گیا۔ تو شائد کسی وقت ہمارا اُدھار ہو جائے۔ اور چھوت چھات کی لعنت ہم سے دور ہو جائے لیکن یہ ان کی خوش فہمی ہے۔ ہندو دھرم شاستر نے ہر ایک اس آدمی کے لئے سخت سزا تجویز کی ہے۔ جو اچھوت اقوام کی عورت کے ساتھ شادی کرے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

(۱) جو برہمن شودروں سے کھانا پکواتا ہے۔ یا جس کی عورت ہی اچھوت ہو۔ وہ برہمن مردہ بزرگوں اور دیوتاؤں سے روکیا گیا ہے۔ اور آخر وہ کور نام نرک میں جاتا ہے۔ شلوک ۴۳

(۲) کسی اتہاس میں یہ نہیں پایا جاتا۔ کہ مصیبت کے وقت بھی برہمن یا کھشتری نے کسی شودر کی لڑکی سے شادی کی ہو منو ادھیائے ۳ شلوک ۱۴

(۳) دوج اگر محبت کی وجہ سے نیچ ذات کی لڑکی سے بیاہ کریں تو اولاد اور اپنے کل (خاندان) کو جلد ناش کر دیتے ہیں شلوک ۱۵

(۴) رتر سے اور آتھیہ رشی کا یہ مت ہے کہ شودر کی کنیا سے وواہ کرنے سے تینوں ورن پتت ہو جاتے ہیں ع ۱۴

(۵) جو برہمن شودر کی لڑکی سے لب سے لب ملائے۔ یا اس کے سونہہ کی ہوا کو اپنے بدن میں لگنے دے۔ اور اس سے اولاد پیدا کرے۔ تو اس پاپی کا کوئی پراشچت (کفارہ) نہیں۔ ع ۱۹

یہ چند شلوک میں نے وہ لکھے ہیں۔ جن میں ان دوجوں کی سزا کا بیان ہے جو کہ شودر کی لڑکی سے وواہ کریں۔ لیکن اگر کوئی شودر برہمن یا کھشتری یا ویش کی کنیا سے شادی کرے تو اس کی سزا بھی ہندو دھرم میں بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

(۱) "شودر اگر دوجوں کے متعلق توہین آمیز کلمات بولے اور سختی سے حملہ کرے۔ تب وہ جس عضو سے حملہ کرے۔ راجہ اس کے اسی عضو کو کٹوا ڈالے اور اپنے سے اونچی ذات کی عورتوں سے شودر اگر مباشرت کرے۔ تو اس کا لنگ کٹوا دے۔ (گوتم سمرتی ع ۱۲)

(۲) برہمنی کے پیٹ اور شودر کے نطفہ سے جو بچہ پیدا ہو اس کو کسی دھرم کا حق نہیں ع ۹

(۳) برہمنی عورت سے پیدا ہوا شودر کا لڑکا چنڈال کہلاتا ہے۔ اس کے زیور سیسے اور لوہے کے ہوتے ہیں۔ وہ گلے میں چمڑے کا پٹہ اور کوکھ میں جھاڑو باندھ کر دوپہر کے وقت گاؤں میں صفائی کرنے کے لئے جائے اور میلا اٹھائے اور بعد از دوپہر گاؤں میں داخل نہ ہو۔ اور ریگانت میں گاؤں سے باہر رہائش رکھے۔ اور وہ سب ایک ہی جگہ رہیں۔ اور اگر وہ اس طرح نہ رہیں تو قتل کر دینے کے لائق ہیں۔

(اوشنسی سمرتی شلوک ۴)

جو اچھوت بھائی یہ خیال کرتے ہوں کہ اگر ان کا بچہ علم حاصل کرے۔ تو شائد کسی وقت کوئی برہمن یا کھشتری ان کو لڑکی کا رشتہ دے دیگا۔ یہ ان کا وہم ہے۔ کیونکہ ہندو دھرم شاستر اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی برہمن لڑکی کسی ورن ان اور چاروں ویدوں کے جاننے والے

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

شودر سے بھی بیاہی جائے۔ کیونکہ شودر خواہ ودیا پڑھ کر کتنا بھی ودوان ہو پھر بھی وہ اس قابل نہیں کہ برہمن کی لڑکی سے اس کا وواہ ہو جائے۔

سوامی دیانند اور رشتہ ناطہ

وہ آریہ سماجی دوست جو آج کل اچھوتوں کو اس بات کا اپدیش کر کے کہتے ہیں کہ گو سناتن دہرم والے اچھوت ادھار میں اور اچھوتوں کے ساتھ رشتہ برادری میں ہماری مخالفت کریں لیکن آریہ سماج اور اس کے بانی کی یہ تعلیم ہے کہ اچھوتوں کو شدھ کر کے اپنی برادری میں شامل کرنے کے بعد ان کو وہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں جو کہ ایک پیدائشی ہندو کو چنانچہ اگر کوئی شودر ودیا پڑھا ہوا ہو تو آریہ سماج اس کی شادی کسی اونچے ورن میں کر سکتی ہے۔ لیکن میرے پیارے اچھوت بھائیو یہ سب بے بنیاد دعوے ہیں۔ کیونکہ جب بانی آریہ سماج سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو سناتن دہرمی دیتے ہیں۔ آپ ایک جگہ لیکچر دے رہے تھے کہ ایک شخص چنڈی پرشاد نے آپ سے پوچھا "آپ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ برہما کے چار منہ نہ تھے اور نہ کسی کی کوئی ذات تھی مگر باعتبار پیشہ یعنی جو وید شاستر پڑھ کر بموجب اسکے اپدیش کرتا تھا وہ تو برہمن اور جو قوت بازو جیسا دلاور اور رعایا کی پرورش کرتا تھا وہ چھتری۔ اور جو تجارت و زراعت کرتا تھا وہ ویش اور جو مزدوری و حجامت وغیرہ کرتا تھا وہ شودر اس مضمون سے یہ بات لازم آتی ہے کہ اگر کسی چمار یا بھنگی یا قصائی نے ودیا حاصل کی ہے اگر وہ چاہے کہ میں کسی برہمنا کے گھر میں اپنی شادی کر لوں تو یہ امر برہمنا کو بھی لازم ہے یا نہیں کہ اپنی دختر اسے بواہ دے" سوامی جی نے کہا۔ واقعی اگر ان چھوٹے پیشے والوں میں سے کسی نے ودیا حاصل کی ہو تو مثل پنڈت کے ہے لیکن بسبب اسکے کہ اس نے ایک عرصہ تک رذیل پیشہ کے آدمیوں میں پرورش پائی ضروری ہے کہ بوئے رذالت اسکے دماغ میں سے نہ جائے تو منسوب ہونا اس کا دختر برہمن سے ۴

اخبار "بدر" کا ایک ورق اور غیر مبایعین

اخبار پیغام صلح ۱۱ ستمبر ۳۶ء میں زیر عنوان مذکورہ بالا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خط معہ ایڈیٹوریل نوٹ اخبار بدر مذکور شائع کیا گیا ہے۔ جس پر ایڈیٹر پیغام صلح کا کوئی نوٹ یا حاشیہ آرائی نہیں۔ جس سے یہ مستنبط ہو سکے۔ کہ خط مذکور کا شائع کرنا اعتقادی رنگ میں غیر مبایعین کے کس مقصد کو پورا کرتا ہے۔ میں نے یہ غرض معلوم کرنے کے لئے کہ اس خط کے مضمون سے غیر مبایعین کے عقائد موجودہ کو کہاں تک تقویت پہنچتی ہے۔ اس کو بار بار پڑھا۔ لیکن سوائے اس کے اور کچھ معلوم نہ ہوا۔ کہ اس کی اشاعت سے جماعت احمدیہ کے عقائد کی عملی رنگ میں صریح تائید ہوتی ہے۔ اور غیر مبایعین کا آرگن "پیغام صلح" زبان حال سے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف تبدیلی عقائد کا الزام منسوب کرنا بے بنیاد اور محض بہتان ہے خط لکھنے کی محرک کیا چیز تھی؟ اس کا جواب خود اس خط کے تمہیدی نوٹ درج کردہ ایڈیٹر البدر میں یوں مذکور ہے۔ کہ "رسالہ البیان کے ایڈیٹر نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ کے رسالہ میں پیغمبروں کی موت کی سرخی کے ذیل میں حضرت اقدس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے" خلاصہ یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے ایڈیٹر البیان کے اس خیال کی کہ ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں ہے اس خط میں تردید فرمائی اور یہی اس کے لکھنے کا محرک ہوا۔ والا اگر یہ خیال ٹھیک ہوتا کہ یہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ جیسا کہ غیر مبایعین اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔ تو منجانب حضرت خلیفۃ المسیح اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ہی اپنے خط میں وہ یوں رقم فرماتے کہ "آپ کی سرخی اور آپ کا مضمون کم سے کم چار لاکھ مسلمان احمدیوں کو دکھ دینے والا ہے"۔ پس آج غیر مبایعین ایڈیٹر البیان کے اس خیال کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ اور ان کا اپنا اخبار اسی عبارت مذکورہ کو جو رقم کردہ حضرت خلیفۃ المسیح ہے۔ جواب میں پیش کر کے ان کو یاد دہانی کرا رہا ہے۔ کہ انہوں نے عقیدہ بدل لیا۔ ایک وقت تھا۔ کہ جب وہ چار لاکھ مسلمان احمدیوں میں شامل تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ان کی نمائندگی فرما کر اس خیال کی کہ "ہمارا یہ زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں" تردید کی۔ اور اب یہ حال ہے۔ کہ وہ خود ہی بتائید خیال ایڈیٹر البیان کثیر التعداد احمدیوں کے دکھ کا موجب ہو رہے ہیں۔ ؎

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اس خط کے خاتمہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ "بلا ریب لکھا ہے کہ میں نبی بمعنی پیشگوئی کرنے والا ہوں مگر نہ نبی تشریع"۔ یہ عبارت صریحاً بتا رہی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی بمعنی پیشگوئی کرنے والا یا بالفاظ دیگر نبی غیر تشریع ہیں۔ اور یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے۔ لیکن غیر مبایعین کے نزدیک نبی غیر تشریع کوئی قسم ہی نہیں۔ نبی جو بھی ہوا ہے۔ صاحب شریعت و کتاب ہی ہوا ہے۔

ہاں اگر ان الفاظ سے کہ "نبی بمعنی پیشگوئی کرنے والا" غیر مبایعین کا یہ مقصود ہو۔ کہ ایسا نبی فی الواقع نبی نہیں ہوتا بلکہ لغوی معنی سے اس پر صرف لفظ نبی کا اطلاق ہے۔ تو یہ کلام الٰہی کے منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ لغت کے لحاظ سے کسی لفظ کا استعمال کرنا بنی نوع انسان کا کام ہے۔ جب وہی لفظ خدا تعالیٰ ارشاد فرمائے تو اس کی معنوی رنگ میں لغوی شان نہیں رہتی۔ بلکہ شرعی اصطلاح ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کے معنی لغوی لحاظ سے باوجود پیشگوئی کرنے والا ہونے کے جب خدا تعالیٰ اس نام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شرف بخشتا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ میں خدا کی اصطلاح میں نبی ہوں۔ اس طرح گویا نبوت کے حقیقی معنی وہ ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کے حقیقی معنی صرف اس قدر ہیں کہ خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ پا کر پیشگوئی کرنے والا۔ شریعت کا لانا یا نہ لانا اس کے لئے شرط نہیں۔ مگر باوجود اس کے جناب مولوی محمد علی صاحب النبوۃ فی الاسلام میں یہ اعلان فرماتے ہیں کہ نبوت حقیقی معنوں کی رو سے بند ہے۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ یہ غلطی اس دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ "نبوت کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی"۔

قرآن کریم نے نبی کے معنوں کو بہت وسعت دی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین۔ اور ظاہر ہے کہ تبشیر اور انذار پیشگوئی کو چاہتے ہیں۔ اور پیشگوئی کا دارومدار اظہار علی الغیب یا مکالمہ الٰہیہ پر ہے۔ اس کا خلاصہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے خط میں بیان فرمایا کہ نبی بمعنی پیشگوئی کرنے والا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبی کا نام حضرت مسیح موعود ع کے لئے تجویز فرمائے اور ہم کہیں کہ نہیں اس کے اندر کوئی حقیقت نہیں ہم اس نام کا اطلاق اپنی زبانوں سے ہرگز نہ کریں گے

اس کے علاوہ یہی خط غیر مبایعین کے ایک اور سوال کا بھی جواب ہے

۴ مناسب نہیں۔ (سوانح عمری دیانند مصنفہ پنڈت لیکھرام ص ۲۶۹ و ۲۷۰) بات بالکل صاف ہے کہ آریہ سماج بھی اچھوتوں سے رشتہ داری کے تعلقات قائم کرنا جائز نہیں سمجھتی۔ خاکسار۔ مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل۔

اور وہ یہ کہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی وحی نبوت نہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک وحی نبوت کا اطلاق صرف اسی وحی پر ہوتا ہے جو شریعت رکھتی ہو۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نزدیک اظہار علی الغیب پر بھی وحی نبوت کا اطلاق ہو سکتا ہے جیسا کہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مولوی صاحب آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ آپ کو اس بارے میں وحی نبوت ہوئی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ یا آپ کی دہریت کا فتویٰ ہے"

کاش غیر مبایعین اس خط کو سامنے رکھ کر اپنے عقائد کی اصلاح کریں۔ اور جہاں نبوت کا سوال پیدا ہو۔ وہاں وہ صاف جواب دے دیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی بمعنی پیشگوئی کرنے والا مانتے ہیں۔ اور سوائے نبی کا اظہار کرنے کے چارہ نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واسطے اختیار فرمایا ہے۔ پس خدا کی اصطلاح کو چھوڑ کر بندہ کی اصطلاح کیونکر اختیار کی جا سکتی ہے ؂ خاکسار عبدالسبوح مولوی فاضل زاہد آباد

خلاصہ روئداد جنرل اجلاس کمیٹی دارالشکر قادیان

Digitized by Khilafat Library

کمیٹی دارالشکر قادیان کا جنرل اجلاس ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء صبح آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ کارروائی حسب ذیل ہوئی

(۱) مطبوعہ قواعد کمیٹی دارالشکر میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئیں

(ا) جہاں جہاں "جدید کمیٹی مکانات" لکھا ہے اس کی جگہ "دارالشکر" لکھا جائے۔

(ب) مطبوعہ قواعد کے قاعدہ ۱۱ میں یہ الفاظ بڑھائے گئے "جس کا نام قرعہ میں نکلیگا اس کے متعلق اخبار الفضل میں اعلان کر دیا جایا کرے گا"

(ج) مطبوعہ قواعد کے قاعدہ ۱۳ کی جگہ مندرجہ ذیل الفاظ لکھے جائیں۔ "ہر حصہ دار پر لازم ہوگا کہ وہ اپنا روپیہ ہر انگریزی مہینہ کی ۲۵ تاریخ تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچا دے۔ جس کے بعد ایک پیسہ یومیہ فی حصہ حرجانہ کے طور پر اپنی اقساط کے ساتھ زائد رقم دینی ہوگی۔ اخر مہینہ تک اپنی قسط مع حرجانہ کے ادا نہ کرنے والے سے آئندہ اس وقت تک کہ وہ اپنی رقم ادا نہ کر دے ماہوار آنی حصہ (بلا تعین ایام) حرجانہ وصول کیا جائے گا۔ اور جب تک وہ اپنے ذمہ کے کل بقایا جات ادا نہ کر دے۔ اس کا نام قرعہ میں نہیں ڈالا جائے گا ؂

(د) مطبوعہ قواعد کے قاعدہ ۱۹ کی جگہ ذیل کے الفاظ لکھے جائیں۔ "اس کمیٹی کا آغاز مئی ۱۹۳۶ء سے ہوا ہے۔ جو حصہ دار بعد میں شامل ہوں گے۔ ان کو کل گذشتہ مہینوں کی قسطیں مع کل رقوم اغراض مشترکہ و انتظامی اخراجات یکمشت یا قسطوں سے ادا کرنے ہوں گے۔ جس کی ادائیگی قسطوں میں اس طرح سے کی جا سکتی ہے۔ کہ اپنی مقررہ کمیٹی کی ماہوار رقم سے کم از کم نصف رقم ہر ماہ اپنی ماہوار رقم کے ساتھ ادا کر دیا کریں۔ اور جب تک اس کے ذمہ کی تمام رقوم ادا نہ ہو جائیں۔ اس کا نام قرعہ میں نہیں ڈالا جائے گا (مگر کبھی بھی کوئی ایسی قسط منظور نہیں کی جا سکتی۔ جس سے اس کی کل ادائیگی اپریل ۱۹۴۶ء تک نہ ہو سکے ؂)

نوٹ:۔ تمام حصہ داروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ بھی ان مطبوعہ قواعد میں جو ان کے پاس ہیں۔ ان ترمیموں کو درج کر لیں۔ جن کے پاس قواعد نہ ہوں۔ وہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

(۲) مطبوعہ قواعد کے قاعدہ ۹ کے متعلق کمیٹی کے بعض حصہ داروں کی درخواستیں پیش ہوئیں۔ جس میں اس امر کا ذکر تھا۔ کہ قاعدہ ۹ میں یہ جو درج ہے۔ کہ "ہر حصہ دار کو زمین کی خرید کے خرچ اور دیگر اخراجات زمین اور رفاہ عام کے مشترک کاموں کے لئے فی حصہ دو روپے سالانہ دینے ہونگے" یہ رقم ان ممبروں سے جنہوں نے کمیٹی سے زمین نہیں خریدنی وصول نہ کیا جایا کرے۔ کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ ہر ایک ممبر کو یہ رقم ادا کرنی لازم ہے۔

(۳) قاعدہ ۲۴ کے مطابق سب کمیٹی کے ۱۲ ممبر ۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کے جنرل اجلاس میں ایسی حالت میں منتخب ہوئے تھے۔ جبکہ کمیٹی ابھی شروع ہی نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ انتخاب اس کمیٹی کے ان درخواست کنندگان میں سے ہی کیا گیا تھا۔ مگر بعد میں ان منتخب ممبران سب کمیٹی میں سے صرف چھ احباب کمیٹی کے حصہ دار بنے جن کے اسماء یہ ہیں:۔

(۱) مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل قادیان صدر (۲) ماسٹر نذیر حسین چغتائی قادیان سکرٹری (۳) میاں محمد عبداللہ صاحب اوورسیر قادیان ممبر (۴) میاں محمد شفیع صاحب کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر شیخوپورہ ممبر (۵) مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر نکودر ممبر (۶) چودھری فضل احمد صاحب۔ اے۔ ڈی۔ آئی کیمبل پور ممبر۔ باقی چھ احباب ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو کمیٹی کے حصہ داروں میں سے منتخب ہوئے ہیں۔ (۱) منشی محمد الدین صاحب ملتانی قادیان (۲) ابوالعطا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری قادیان (۳) قاری غلام مجتبیٰ صاحب قادیان (۴) بابو عبدالحمید صاحب شملہ (۵) صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی (۶) شیخ محمد حسین صاحب ملتان۔

نوٹ۔ سب کمیٹی کے تمام ممبروں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ سب کمیٹی کا اجلاس ہر مہینہ کے آخری اتوار کو صبح ۸ بجے مسجد اقصیٰ میں ہوا کرے گا۔ تمام ممبر صاحبان سب کمیٹی کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے تشریف لایا کریں ؂

(۴) محلہ دارالشکر قادیان کی اراضیات کے لئے یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ سب کمیٹی مجوزہ رقبہ اور دوسری اراضیات کے متعلق مزید غور کر کے ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء تک فیصلہ کر دے

(۴) یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ "جنرل اجلاس میں پیش ہونے والے تمام امور سب کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ پیش ہوا کریں۔" اس لئے تمام حصہ داروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ایسے تمام امور خواہ قواعد میں ترمیم کے متعلق ہوں۔ یا دیگر کمیٹی کے مفاد کے متعلق ہوں۔ جلد سے جلد دفتر کمیٹی دارالشکر قادیان میں بھیج دیا کریں۔ تا ان کو سب کمیٹی میں پیش کرنے کے بعد کمیٹی کے جنرل اجلاس میں پیش کیا جا سکے۔ آئندہ جنرل اجلاس ایام جلسہ سالانہ میں ہوگا تمام حصہ دار اس میں ضرور شامل ہوں۔

(۵) اس اجلاس میں اخبار الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء کے اعلان کے مطابق کمیٹی کے ان ممبروں کا جنہوں نے اپنے ذمہ کی تمام رقوم ادا کر دی ہیں قرعہ ڈالا گیا۔ جن کی تعداد چالیس تھی۔ ان میں سے ممبر ۳۷ یعنی اہلیہ صاحبہ مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری مولوی فاضل عربک ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول ڈوسیل ضلع جہلم کا نام نکلا ہے۔

خاکسار نذیر حسین سکرٹری کمیٹی دارالشکر قادیان

ایک محنتی احمدی کی ضرورت

علاقہ یو۔پی نواح آگرہ میں ایک ایسے احمدی کی ضرورت ہے جو جفاکش اور محنتی ہو اور مدرسی اور تبلیغی و تربیتی کام کر سکیں۔ مبلغ بیس روپے ماہوار تک تنخواہ دی جا سکے گی خواہشمند احباب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے خط و کتابت کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی آخری تاریخ

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء

سے قبل وعدہ کی ساری رقم ادا ہو جانی چاہیئے